

## 106051- تارک نماز کی شکار کردہ مچھلی کھانے کا حکم

سوال

میرا ایک قریبی رشتہ دار شکاری ہے، اور وہ نماز ادا نہیں کرتا، تو کیا اسکا شکار کردہ شکار کھانا جائز ہے، یہ علم میں رہے کہ وہ شکار کرنے سے قبل بسم اللہ نہیں پڑھتا؟

پسندیدہ جواب

اول:

سوال نمبر (2182) کے جواب میں تارک نماز کا حکم بیان ہو چکا ہے کہ نماز کا تارک کافر ہے۔

آپ کو اپنے اس قریبی شخص کو نصیحت کرنے کی کوشش کرنی چاہیے، اور اسے نماز ترک کرنے کے خطرناک انجام اور اس کے عظیم جرم کا بتانا چاہیے، اس سلسلہ میں مستفید ہونے کے لیے آپ سوال نمبر (47425) کا مطالعہ کریں، کیونکہ اس میں تارک نماز کو دعوت دینے کا طریقہ بیان کیا گیا ہے، اور اگر دلیل اور حجت قائم ہو جانے کے بعد بھی وہ نماز سے انکار کرتا ہے تو آپ اس کو چھوڑ کر اس سے بائیکاٹ کر دیں تاکہ وہ آپ پر اثر انداز نہ ہو جائے۔

اور آپ سوال نمبر (4420) کے جواب کا بھی مطالعہ کریں۔

دوم:

شکار حلال ہونے کے لیے شرط یہ ہے کہ شکار کرنے والا ان میں سے ہو جن کا ذبحہ حلال ہو، یعنی وہ یا تو مسلمان ہو یا پھر کتابی، اس لیے مشرک اور مجوسی اور کیمونسٹ اور ملحد اور مرتد وغیرہ کا شکار حلال نہیں۔

بھوتی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

”شکار میں شرط یہ ہے کہ شکاری اہل ذبح میں شامل ہوتا ہو، یعنی ان میں شامل ہوتا ہو جن کا ذبح کردہ حلال ہے؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

”تو اگر اسے شکاری کتا پھڑے (جس پر بسم اللہ پڑھی ہو)۔ متفق علیہ۔

اور شکاری بھی ذبح کرنے والے کے قائم مقام ہے اس لیے اس میں اہلیت کی شرط ہوگی ”انتہی بتصرف۔

دیکھیں: کشف القناع (218/6)۔

اس بنا پر آپ کے لیے اپنے قریبی شکار کردہ شکار کھانا جائز نہیں؛ کیونکہ تارک نماز کافر اور مرتد ہے، اس لیے اس کا ذبح کردہ حلال نہیں، اور نہ ہی اس کا شکار کردہ شکار حلال ہے۔

واللہ اعلم۔